بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۲

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۸ رجب ۱۳۸۸ھ ۔ یکم اخاء ۱۳۴۷ ہش ۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۲۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۹ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں

○ ربوہ ۲۹ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ ربوہ۔ ۲۲ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۶۸ء اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اسلم صاحب قریشی شاہد وکالت دیوان تحریک جدید کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام محمد نصیر تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور با اقبال بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء کو مکرم خواجہ صفی الدین صاحب قمر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی قمر الدین صاحب نظارت اصلاح و ارشاد کا پوتا اور مکرم خواجہ محمد شریف صاحب کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت تقی الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

○ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آجکل جوڑوں اور ٹانگوں میں درد اور اعصابی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور بغرض علاج ربوہ سے لاہور گئی ہوئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔ (انقلابات تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ جس کام کے لئے کسی کو پیدا کرتا ہے اس کے مناسب حال قویٰ بھی عطا فرماتا ہے

نفس پر قابو اور تحمل و برداشت کی ایک تابندہ و درخشندہ مثال

(۱) "میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کھانے کے متعلق میں اپنے نفس میں اتنا تحمل پاتا ہوں کہ ایک پیسہ پر دو دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ انسان کہاں تک بھوک کی برداشت کر سکتا ہے۔ اس کے امتحان کے لئے چھ ماہ تک میں نے کچھ نہ کھایا۔ کبھی کوئی ایک آدھ لقمہ کھا لیا اور چھ ماہ کے بعد میں نے اندازہ کیا کہ چھ سال تک بھی یہ حالت لمبی کی جا سکتی ہے۔ اس اثناء میں دو وقت کھانا گھر سے برابر آتا تھا اور مجھے اپنی حالت کا اخفاء منظور تھا۔ اس اخفاء کی تدابیر کے لئے جو زحمت اٹھانی پڑتی تھی شاید وہ زحمت اوروں کو بھوک سے نہ ہوتی ہوگی۔ میں وہ دو وقت کی روٹی دو تین مسکینوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس حال میں نماز پانچوں وقت مسجد میں پڑھتا اور کوئی میرے آشناؤں میں سے کسی نشان سے پہچان نہ سکا کہ میں کچھ نہیں کھایا کرتا۔

خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے کسی کو پیدا کیا ہے اس کی تیاری اور لوازم اور اس کے سرانجام اور مہمات کے طے کے لئے اس میں قویٰ بھی مناسب حال پیدا کئے ہیں۔ دوسرے لوگ جو حقیقتاً فطرت کے مقتضا سے وہ قویٰ نہیں رکھتے اور ریاضتوں میں پڑ جاتے ہیں آخر کار دیوانے اور مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۷، ۴۵۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے کوئی فرد اس مقام میں آپ کا شریک نہیں ہے

سب انوار سب برکات دراصل حضور ہی کے ہیں کیونکہ اصل چشمۂ فیض حضور ہی کی ذات ہے

ہماری دعائیں اس لئے قبول ہوتی ہیں کہ ہم سب ایک ہی وجود بن گئے ہیں اور اس وجود کی روح اور دل رسولِ کریمؐ ہیں

ہم انفرادی طور پر جو دعا کرتے ہیں وہ جماعت مومنین اور فرشتوں کی اجتماعی دعا کے طور پر اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۰ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب آیت ۵۷)

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (احزاب آیت ۴۴)

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (التوبہ آیت ۱۰۳)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۞ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ (المومن آیات ۹۸)

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ (آل عمران آیت ۱۶۰)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (نساء آیت ۶۵)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران آیت ۱۷)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (الحشر آیت ۱۱)

اس کے بعد فرمایا:-

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک مقام

تو مقامِ جمع یا مقامِ وحدتِ تامہ ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی ذات میں کامل طور پر فنا ہو جانے کی وجہ سے اس قادر و توانا نے اپنی رحمتِ کاملہ سے آپ کو اپنے وجود کا اکمل مظہر بنایا اور آپ صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ اتم ٹھہرے اس ارفع مقامِ قرب میں کوئی فرد بشر بھی آپ کا شریک نہیں۔ اس مقام قرب و دنوّ کے مقابلہ میں آپ کا ایک مقام مقامِ تدلّی ہے۔ یعنی آپ نے بفضلِ ایزدی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے جو پاک لوازم ہیں یعنی

بنی نوع کی ہمدردی اور ان سے محبت

ان لوازم سے پورا حصہ لیا اور اسی کامل تدلّی کے نتیجہ میں بنی نوع کے لئے آپ کامل شفیع ٹھہرے اور جس نے بھی آپ کی محبت میں گم ہو کر آپ کا رنگ خود پر چڑھایا۔ اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقاماتِ قرب کو اس نے پایا کیونکہ طبائع مختلفہ اپنی استعداد کے مطابق آپ کے فیوض روحانی سے حصہ پاتی ہیں۔ آپؐ میں اور خلق میں اس مقامِ تدلّی کی وجہ سے کوئی حجاب باقی نہیں رہا۔ اس اعلیٰ اور ارفع کمالِ عبودیت میں مخلوق میں سے کوئی بھی حقیقی طور پر تو آپ کا شریک نہیں لیکن اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں اور فنا فی الرسول ہو جانے کے طفیل بنی نوع انسان ظلی طور پر آپ کے شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ بنی نوع انسان کے لئے کامل اسوہ ہیں: آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جانے والے۔ آپؐ کی محبت میں فنا ہو کر

ایک نئی اور حقیقی زندگی پانے والے

آپ کے وجود کا ہی حصہ بن جاتے ہیں۔ اس طرح یہ جماعت مومنین معرض وجود میں آئی کیونکہ اس جماعت کے لئے فنا فی الرسول ہونا ضروری ہے۔ اس لئے یہ جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم اور آپ کے وجود ہی کا حصہ ہے۔ کوئی علاوہ اور مستقل وجود نہیں رکھتی۔

اس وجود کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ سب کو سب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ گویا کہ ایک ہی وجود اپنے لئے دعائیں کر رہا ہے۔ اور جس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں رحمت خداوندی جوش میں آتی۔ اور اپنے بندوں پر رحم کرتی ہے تو اس جماعت کا کوئی ایک شخص بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ جماعت سے علیحدہ کوئی وجود ہے۔ جس کی دعا قبول ہوئی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام تمدنی بنی نوع انسان کی وحدت تامہ کا متقاضی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ

مسلمانوں کی حالت

ایک وجود کی سی ہے۔ اگر کسی ایک کو کوئی تکلیف پہونچے کوئی پریشانی ہو تو سارا وجود پریشان ہوتا اور اس کی نیند اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

پس جماعت مومنین دراصل اس زاویہ نگاہ سے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والی ایک عالمگیر برادری ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو بحیثیت جماعت اور ان کی دعاؤں کو جو اجتماعی رنگ رکھتی ہیں قبولیت کا وعدہ بھی دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کی برکت سے ہم اللہ تعالےٰ کی رحمت کے جلوے اپنی زندگیوں میں ہر گھڑی دیکھ رہے ہیں کسی ایک شخص کی دعا بھی اس جماعت میں سے اس فرد واحد کی دعا نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر وہ واقعہ میں ایک سچا مسلمان اور حقیقی مومن ہے تو اس کی دعائیں قرآن کریم میں بتائی ہوئی اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق ہوں گی اور اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جس وقت یہ جماعت دعاؤں میں مشغول ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی ہدایت کے مطابق مشغول ہوتی ہے تو اس کے دو خارجی نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک خارجی نتیجہ تو یہ نکلتا ہے کہ اس جماعت کو ملائکہ کی دعائیں حاصل ہو جاتی ہیں اور

دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے

کہ (اگرچہ انسان جب تنزل کی راہوں کو اختیار کرتا اور شیطان سے پیوند جوڑتا ہے تو کتوں اور سوٴروں سے بھی نیچے چلا جاتا ہے لیکن) جب وہ خدا کی رحمت سے روحانی رفعتوں کو حاصل کرتا ہے تو فرشتوں سے بھی اوپر جا پہنچتا ہے اس کی (یا اس گروہ کی) دعاؤں کے ساتھ جب اللہ تعالےٰ کے فرشتوں کی دعائیں مل جاتی ہیں، تو اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے یہ وارث بن جاتے ہیں اور یہ دوسرا خارجی نتیجہ جو نکلتا ہے۔

اس کے متعلق قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے ہدایت بھی دی ہے اور بڑی وضاحت سے اس حقیقت کو بیان بھی کیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی رحمت کا مہبط بنا دیا ہے ہر آن آپ پر اللہ تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ان رحمتوں کو دیکھ کر فرشتوں کے دل خدائی حمد سے بھر جاتے ہیں۔ اور وہ خدا کی رحمتوں کے نتیجہ میں جوش میں آتے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں اور چونکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کو دیکھ کر فرشتے بھی (جو حقیقی انسان سے کم درجہ پر ہیں) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اے انسان جسے ہم نے فرشتوں سے بھی افضل بنایا ہے تو بھی اسی طرف متوجہ ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

تم بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت کے نشانوں کو دیکھ کر اور اس نکتہ کو سمجھ کر کہ کوئی فیض روحانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کئے بغیر انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کرو۔ آپ کے لئے دعائیں کرو اور آپ کے لئے سلامتی مانگو۔

غرض یہاں جماعت مومنین کو (جو ایک جسد اور ایک جسم بن گیا تھا) یہ کہا کہ ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہو۔ اور ہر آن آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہو۔ دوسری طرف

مومنوں کو یہ خوشخبری دی

کہ جب تم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو گے اور آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہو گے۔ تو تم یہ دیکھو گے کہ

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

اللہ تعالےٰ کے فرشتے تمہارے لئے بھی دعائیں کرنے لگ جائیں گے اور اللہ تعالےٰ کی رحمتیں تم پر بھی نازل ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جن ظلمات شیطانی سے تم اپنی کوشش اور مجاہدہ کے نتیجہ میں نجات حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ جب خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی دعائیں تمہاری دعاؤں کے ساتھ مل جائیں گی اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی رحمت نازل ہوگی تو تم ان ظلمات سے ان اندھیروں سے، ان جہالتوں سے نجات پا جاؤ گے اور ایک نور تمہیں عطا ہوگا۔

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

اور ہم نے جو حکم دیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور دعائیں کرو اگر تم اس کی تعمیل کرو گے۔ تو تمہارے اس عمل کا نتیجہ خدائے رحیم اس شکل میں دے گا۔

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور اس ایمان لانے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کے لئے سلامتی چاہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل خدائے رحیم قبول کرے گا۔ اور اس کا جو بہترین نتیجہ ہے۔ وہ ان کے لئے نکالے گا۔

جہاں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم

دیا ہے اور اسکے فوائد انہیں بتلائے ہیں وہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

تو ان کے لئے دعائیں کر۔ چونکہ اس جماعت کے سردار اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے جب سردار اس جماعت کے لئے یعنی اپنے ہی درخت وجود کی شاخوں کے لئے دعائیں کرے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ

اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ

امن اور سکون کے حالات ان لوگوں کے لئے پیدا کئے جائیں گے۔ ان کے خوف کو دُور کیا جائے گا۔ ان پر رحمتوں کا نزول ہو گا اور وہ اطمینان اور بشاشت کے ساتھ اپنے رب کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور اس کی مقبول دعاؤں کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ جس طرح اس کی (صلعم) دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے انکی دعائیں بھی قبول ہوں گی کیونکہ

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سُننے والا ہے لیکن چونکہ وہ علیم بھی ہے اس لئے اے رسولؐ تم ان کو یہ بتا دو کہ دعائیں خلوص نیت سے ہوں اور اس جسم کا حصّہ رہتے ہوئے اور اس احساس کے ساتھ ہوں کہ ہمارا انفرادی وجود اجتماعی وجود میں غائب ہو گیا ہے اور یہ اجتماعی وجود (جماعت مومنین کا) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو کر ایک ہی وجود بن گیا ہے جسے ہم صحیح طور پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود کہہ سکتے ہیں۔ اگر یہ نیت ہو گی۔ یہ اخلاص ہو گا۔ یہ لوگ اس حقیقت پر قدم ماریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں بھی قبول کرے گا۔

ان آیتوں پر

جب ہم یکجائی نظر ڈالتے ہیں

تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس جماعت کے لئے دعائیں کرتے رہیں جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ترقیات کے لئے اُسوہ سمجھتے اور آپؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور آپؐ میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاتے اور آپؐ کے وجود کا ایک حصہ بن جاتے ہیں۔

تیسرے اللہ تعالیٰ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کو کہا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہا کرو اور آپؐ کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو وہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا

صَلِّ عَلَیْھِمْ

تُو ان کے لئے دعاؤں میں مشغول رہ کیونکہ تیری دعاؤں کے نتیجہ میں ہی ان کے لئے امن اور سکون اور اطمینان اور بشاشت کے سامان پیدا ہوں گے۔ پس یہ ایک جسم ہے جس کی رُوح۔ جس کا دل۔ جس کا دماغ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے لیکن یہ جماعت آپؐ کے وجود سے مختلف اور علیحدہ نہیں اور جماعت میں کوئی ایسا فرد جو واقعہ میں اس جماعت کا ایک رُکن یا اس جماعت کا ایک حصّہ ہو۔ نہیں ہو سکتا جو یہ کہہ سکے کہ مَیں اس جسم کا حصّہ نہیں بلکہ میرے اندر کوئی ذاتی خوبی ہے جس کی وجہ سے مَیں خدا تعالیٰ کا محبوب ہوں۔ مثلاً ظاہری جسم ہے۔ ایک انگلی یہ کہے کہ مَیں اس جسم کا حصّہ تو نہیں لیکن میرے اندر اپنی کوئی ذاتی خوبی یا طاقت ہے تو ہم انگلی کو کہیں گے کہ ہم تمہیں کاٹ کر پرے پھینک دیتے ہیں پھر معلوم ہو جائے گا کہ تم میں کتنی طاقت ہے۔ اگر تمہیں جسم سے کاٹ کر پھینک دیا جائے تو تم ایک مُردہ۔ بے جان اور بے حقیقت چیز ہو گی جس کی کوئی قیمت نہیں۔ تم گوشت کا ایک ٹکڑا اور ہڈی کی ایک کرچ ہی ہو گی نا۔ اس سے بڑھ کر تو تمہاری کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

غرض

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا

کہ اگر اور جب تمہاری دعائیں قبول ہوں تو تمہاری دعائیں اس وجہ سے قبول ہوں گی کہ تم ایک وجود بن گئے ہو اور اس وجود کی روح۔ اس کا دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پہلوں کے لئے بھی آپؐ کا ہی وجود ایک رُوح ہے آنے والوں کے لئے بھی آپؐ کا وجود ہی دل اور رُوح کا کام دیتا ہے باقی لوگ تو جسم کے ذرّے ہیں اور بے حقیقت ذرّے ہیں۔ اسی وقت تک ان کی کوئی قدر اور قیمت ہے جب تک کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح ان میں باقی اور قائم رہے۔ جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل اس وجود میں دھڑکتا رہے۔ اگر ایسا نہیں تو وہ کچھ بھی نہیں۔ لیکن اس جماعت میں جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں بعض کم فہم ایسے بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ میری دعا قبول ہوئی۔ مَیں اپنی ذات میں بہت بڑا انسان ہوں۔ حالانکہ ان آیات سے پتہ لگتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سارے جسم کی دعائیں چاہئیں۔ جس طرح رُوح کو ہاتھ کی ضرورت ہے۔ آنکھوں کی ضرورت ہے۔ ناک کی ضرورت ہے۔ کانوں کی ضرورت ہے۔ ان سے جسم کام لیتا ہے اسی طرح اس روحانی وجود میں بھی ایسے اعضاء کی ضرورت ہے جو ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہوں۔ جو پاؤں کی حیثیت رکھتے ہوں یا کان۔ آنکھ۔ ناک اور دوسرے جوارح کی حیثیت رکھتے ہوں یا خون کی شریانوں کی حیثیت رکھتے ہوں یا جسم کی ہڈیوں کی حیثیت رکھتے ہوں یا اعصاب کی حیثیت رکھتے ہوں۔ یا عضلہ یعنی مسل (muscles) کی حیثیت رکھتے ہوں یا ناخنوں کی حیثیت رکھتے ہوں جس طرح ظاہری جسم میں بیشمار چیزیں پائی جاتی ہیں اسی طرح اس وجود میں بھی مختلف حصّے ہیں اور وہ سب حصّے مل کر جماعت بنتی ہے جس کے سردار جس کی رُوح۔ جس کا قلب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ دعوےٰ کرے

کہ میرا وجود ایسا ہے کہ مَیں اس جسم کا حصّہ نہ رہوں پھر بھی میری دعا قبول ہو گی تو اس کو ہم اس انگلی کی طرح مخاطب کر کے یہی کہیں گے کہ تم اس جسم سے کٹ جاؤ پھر دیکھو تمہاری دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔ مَیں زمینداروں کے لئے ایک مثال دے دیتا ہوں۔ آج کل چاول کی فصل ہے۔ چاول کے کھیتوں میں بعض پودے ہمیں ایسے بھی نظر آتے ہیں جو عام کھیت سے زیادہ اونچے ہوتے ہیں اور زیادہ صحت مند نظر آتے ہیں اور غرور میں ان کا سر بلند ہوتا ہے۔ جب سارا کھیت خدا تعالیٰ کے اس فضل کو دیکھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے باثمر بنایا ہے اس کی حمد میں جھک جاتا ہے یہاں تک کہ بعض بالیں زمین کو لگنے لگتی ہیں۔ اس وقت یہ پودے جو ہمیں خال خال نظر آتے ہیں سر تانے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن پتہ ہے وہ کیسے پودے ہیں۔ یہ وہ پودے ہیں جو بے ثمر ہیں جن میں دانہ پڑتا ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ غرور تجھے راس نہیں آئے گا۔ تجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ تُو جتنا چاہے غرور کر لے ہم تیرے سارے وجود کو بے ثمر بنا دیں گے۔ اور یہ بات تیرے اس غرور اور تکبّر اور خود نمائی کے نتیجہ میں ہو گی۔ یہی حالت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو کم فہم اور کج فہم ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو

دعا کی قبولیّت

کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلوں نے بھی درود بھیجے اور آپؐ کی امّت نے تو

آپؐ پر اس کثرت سے درود بھیجا

اور آپؐ کے لئے دعائیں کیں کہ اس کے مقابلہ میں کسی اور فرد کو پیش نہیں کیا جاسکتا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل کی لعلّك باخعٌ نفسك الخ کی کیفیت یعنی انتہائی تڑپ کہ غیر مومن ایمان لائیں اور مومن مقاماتِ قرب حاصل کریں اس بات کی متقاضی تھی کہ جماعتِ مومنین ہمیشہ آپؐ پر درود بھیجتی رہے

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقامِ عبودیّت ہے۔ جو مقامِ تدلّی ہے جسکے نتیجہ میں آپؐ کی ایک شان مقامِ اُسوہ کا حصول ہے وہ تقاضا کر رہا تھا کہ ساری امت آپؐ کے لئے دعائیں کرتی اور ساری امّت جو دعائیں کر رہی ہے ان میں سے اکثر دعائیں یہ ہوتی ہیں کہ اے خدا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جن مقاصد کو لے کر اس دنیا میں آئے تھے ان مقاصد میں آپؐ کو کامیاب کر۔ اسلام ہمیشہ غالب رہے اگر کبھی تنزل کا دَور آئے تو پھر غلبہ کے سامان اس کے لئے پیدا کر دے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات جو ہر آن ہم پر جاری ہیں وہ فیوض جن کے بغیر ہماری روحانی زندگی ایک لحظہ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ ہم میں ان کا احساس باقی رہے اور ہم ہمیشہ آپؐ کے شکر گزار غلام بنے رہیں۔ ہمارے دلوں میں آپؐ کی جو محبّت ہے وہ قائم رہے اور ع

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اے ہمارے ربّ تُو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روحانی رفعتوں میں ہمیشہ بلند سے بلند تر کرتا چلا جا تا کہ آپؐ کی ان رفعتوں کے طفیل ہمیں بھی کچھ مزید رفعتیں حاصل ہو جائیں۔ غرض سلمان اسلام کے غلبہ کے لئے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے قائم ہونے کے لئے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبّت کے قیام کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کرتا ہے جو مقاصد لے کر آپؐ دُنیا میں آئے۔ اور جب

یہ ایک حقیقت ہے

کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ساری امت چودہ سو سال سے دعاؤں میں مشغول ہے اور ایک دعا ان میں سے یہ ہے کہ اے خدا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق اور اپنی امّت کے لئے جتنی دعائیں کیں تُو انہیں قبول کر۔ تو جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگی تو کیا اس جماعت مومنین کی دعا آپ ہی آپ قبول نہیں ہو رہی ہوگی۔ جو یک زبان ہو کر وہی دعا کر رہی ہے جن کے سینوں میں وہی دل دھڑک رہا ہے۔ جو لوگ اسی سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرنے والے ہیں ان کی دعا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مختلف نہیں۔ اور جس وقت ان لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہی قبول ہو رہی ہوتی ہیں کیونکہ گو اختلاف تو اپنی جگہ پر قائم ہے اور وہ یہ کہ آپ کا مقام مقامِ تدلّی ہی نہیں بلکہ (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) مقامِ وحدتِ تامہ بھی ہے اور سچی بات یہی ہے کہ

وہی ایک ذات محبوبِ الٰہی ہے

باقی تو ذیلی حیثیت رکھتے ہیں اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ جو چاہیں گے انہیں مل جائے گا حقیقتاً یہ مقام (کہ جو چاہے مل جائے) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ لیکن آپؐ کا جو دوسرا مقام ہے یعنی مقامِ تدلّی اس لحاظ سے تو سب کو ایک جسم بنا دیا ہے۔ ساری امت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو گئی اور اس طرح ایک وجود بن گیا۔ اس لئے اُن سب کی دعائیں کوئی علیحدہ دعائیں نہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی اس مقام کے لحاظ سے کوئی علیحدہ دعا نہیں۔ ساری دعائیں مل کر ایک دعا بنتی ہے۔ دعا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی قبول ہو رہی ہوتی ہے لیکن چونکہ

جماعتِ مومنین آپؐ کے وجود ہی کا ایک حصہ ہے

اس لئے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جماعتِ مومنین کی دعائیں بھی (آپؐ کے طفیل) قبول ہوئیں۔

آپؐ کی نیابت میں خلفاءِ وقت کام کرتے ہیں۔ خلافت کے متعلق امت کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ دین کی تمکنت اور خوف کے دُور ہونے اور اطمینان اور سکون کے پیدا ہونے کے حالات پیدا کئے جائیں گے۔ بظاہر خلیفۂ وقت کی دعائیں بھی اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے اور بڑے معجزانہ رنگ میں قبول کرتا ہے لیکن جب یہ عاجز بندے اللہ تعالےٰ کے سلوک پر گہری نگاہ ڈالتے ہیں اور اپنی کوتاہیوں پر نظر ڈالتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ سلوک دیکھتے ہیں تب انہیں یہ نکتہ سمجھ آتا ہے کہ صرف ان کی دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ ساری جماعت کی دعا قبول ہوئی (اور ساری جماعت کی دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ حقیقۃً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی دعا قبول ہوئی) مثلاً چند سال ہوئے ایک بڑا حادثہ گزرا تھا یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تھا اس وقت ساری دنیا کے احمدیوں نے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جو خط مجھے لکھے ان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کے سینہ میں ایک ہی دل دھڑک رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اس دعا میں مشغول تھا کہ اے ہمارے پیارے ربّ تُو جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھ ان میں سے کسی فرد کو کوئی ٹھوکر نہ لگے اور امن کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ ایک بے چینی۔ بے کلی اور گھبراہٹ کی حالت تھی جو سب پر طاری تھی۔ سب کی نیندیں حرام ہو گئی تھیں اور وہ سب ان دعاؤں میں مشغول تھے۔ پھر جب امن پیدا ہوا اور جماعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے سکون کے حالات میں ایک نیا دَور شروع کر دیا تو اس وقت اگر کوئی کھڑا ہو کر یہ کہے کہ خدا نے میری دعا قبول کی یا قبول کی ہیں کی تو ہم کہیں گے کہ اس کا دماغ چل گیا ہے۔ وہ پاگل ہو گیا ہے وہ حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ اسی طرح باقی دعائیں ہیں۔

میرے پاس بڑی تعداد میں خطوط آتے ہیں

اور خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ اور اسی کی توفیق سے سارے خطوط مَیں خود پڑھتا ہوں گو عام دعائیہ خطوط کی فہرست بنتی ہے لیکن وہ بھی میرے سامنے آتے ہیں اور ان پر مَیں ایک نظر ڈالتا ہوں۔ اور اکثر خطوط میں یہ دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ آپکی دعائیں قبول کرے۔ اس طرح مَیں جو دعا کرتا ہوں وہ صرف میری دعا تو نہیں رہی بلکہ وہ دعا ان لاکھوں آدمیوں کی ہو گئی جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری نیک دعاؤں کو قبول کرے۔ اور جب یہ دعا قبول ہوتی ہے تو میرا دل یہ دیکھ کر خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اس نے ایک روحانی وجود یعنی جماعتِ مومنین کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو وعدے دئے تھے وہ پورے ہو رہے ہیں۔

یہ جماعت واقعہ میں دعاؤں کے میدان میں ایک جان ہے۔ بعض دفعہ حالات کو دیکھ کر جو دعائیں میرے دل سے نکلتی ہیں چند دن نہیں گزرتے کہ باہر کے خطوط میں وہی دعائیں آجاتی ہیں۔ مثلاً جماعت پر آجکل پریشانی کے حالات ہیں اللہ تعالےٰ جماعت کی حفاظت کرے وغیرہ وغیرہ۔ غرض جو دعائیں میرے دل سے نکلتی ہیں وہی دعائیں جماعت کے دوسرے دوست کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ مَیں نے کوئی اعلان نہیں کیا ہوتا کہ اس قسم کی

دعائیں کرو لیکن چونکہ

ساری جماعت ایک ہی وجود کا رنگ رکھتی ہے

اس لئے ہر احمدی کے دل میں وہی جذبات ہوتے ہیں وہی خیالات ہوتے ہیں۔ ان کی روحوں پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا وہی اثر ہوتا ہے اور وہ وہی دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں جو مَیں مانگ رہا ہوتا ہوں اور اسی سے بڑا لطف آتا ہے کہ خلیفۂ وقت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہزاروں دعائیں معجزانہ رنگ میں قبول کرتا ہے۔ مَیں جب قبولیتِ دعا کے متعلق خط پڑھتا ہوں تو یہ سوچ کر کانپ اُٹھتا ہوں کہ مَیں اتنا کمزور، گنہ گار اور بے بس انسان ہوں اور اللہ تعالےٰ اس قدر پیار کا سلوک مجھ سے کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں یہ چیزیں جماعت کے سامنے بھی رکھوں۔ کیونکہ جب میری کوئی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ صرف میری دعا ہی قبول نہیں ہوتی بلکہ ساری جماعت کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ مَیں نے یہ ایک مثال دی ہے کہ ساری جماعت یہ دعا کرتی ہے کہ میری دعائیں قبول ہوں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور جو چیز پہنچتی ہے وہ خالی میری دعا نہیں ہوتی بلکہ ہزاروں لاکھوں ستونوں پر کھڑی ہو کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں نے اس جماعت کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کو ایک خاص روحانی وجود عطا کیا ہے اور اس کو یہ توفیق عطا کی ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو جائے اور فنا ہو جائے اور ایک موت اپنے پر وارد کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور برکات سے ایک نئی زندگی حاصل کرے۔ اور ان فیوض و برکات کے طفیل مَیں ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔

غرض خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں قبولیتِ دعا کے جو وعدے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے وہ مَیں اس جماعت کے حق میں بھی پورا کروں گا کیونکہ یہ کوئی دوسرا وجود نہیں یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود ہے۔

دعا کا فلسفہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کھول کر بیان کیا ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ انسان سے اپنی منواتا ہے اور کبھی وہ اپنے بندے کی مانتا ہے اور جب وہ اپنے بندے کی مانتا ہے تو وہ اس پر بڑا احسان کر رہا ہوتا ہے کیونکہ اس کا کوئی حق نہیں ہوتا لیکن دعائیں بڑی کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ جماعت کا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے ہمیشہ بھرا رہنا چاہیئے۔ جماعت کا سر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے قدموں پر جھکا رہنا چاہیئے اور ہم اُسے چھوڑ کر جا بھی کہاں سکتے ہیں۔ ہمارا رب اتنا پیار کرنیوالا رب ہے کہ اسنے ہماری جماعت کو ایک وجود بنا دیا ہے اور آنحضرتؐ کی کامل حیات سے انہیں زندگی بخشی ہے اور اس کو یہ توفیق عطا کی ہے کہ اسکے افراد ایک ہی دل کی دھڑکن کے ساتھ زندگی کی سانسیں لیں اور ایک ہی رنگ میں رنگین ہو کر ایک ہی رنگ کی دعائیں کریں۔

پس جس وقت خلیفۂ وقت کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ اپنے عاجزی کے مقام کو بھولتا نہیں اور اس کے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ مَیں کوئی ایسی بڑی ہستی ہوں کہ میرا رب بھی میری دعائیں قبول کرنے پر مجبور ہو گیا ہے بلکہ وہ تو نہایت عاجزی کے جذبات کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور پہ گھٹنے ٹیکتے ہوئے جھکتا ہے کہ اے میرے ربّ مَیں بڑا گنہ گار ہوں۔ مَیں بہت بے بس ہوں۔ مَیں بہت عاجز ہوں۔ میرے اندر کوئی خوبی نہیں تُو نے خود ہی کسی مصلحت کی بناء پر مجھے ایک طرف یہ مقامِ نیابت عطا کر دیا ہے اور دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اس نظامِ خلافت کی وجہ سے جماعت کو یک جان کر دیا ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہی ایک حصّہ بن گئی ہے اور آپؐ کی دعاؤں اور اُمّتِ محمدیہ میں سے پہلوں اور پچھلوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں تُو ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے پس تُو ایسا کر کہ ہمیشہ

ہمارے دلوں کی عاجزانہ حالت

باقی رہے۔ تکبّر اور ریاء ہم میں نہ آنے پائے۔ اور اگر کوئی سر غرور سے اُٹھے تو اس سر کو بھی (تیرا غضب نہیں بلکہ) تیرا رحم جوش میں آ کر نیچا کر دے اور جھکا دے تاکہ اس کے دل میں تیرے فضل سے عاجزی اور انکسار کے جذبات پیدا ہو جائیں اور وہ یہ نکتہ سمجھنے لگے کہ اسکے اندر (اور نہ کسی اَور کے اندر) کوئی ذاتی خوبی نہیں جس خوبی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کی دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے۔ سب خوبیوں کا مالک اور منبع اور سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کی برکتوں اور فضل سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے اور آپؐ کے فیض سے ہی مومنین کی جماعت کا وجود زندہ اور نورانی اور رحمتوں کا وارث ہے۔ اگر یہ نور نہ رہے اگر وہ دل سینہ میں نہ دھڑکے تو یہ مٹی کا ایک ڈھیر ہے جسے کیڑے مکوڑے یا درندے تو بڑے شوق سے کھا سکتے ہیں لیکن فرشتے ان کے لئے دعائیں نہیں کر سکتے لیکن جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح اس وجود میں قائم رہے اور یہ وجود آپ سے قطع تعلق نہ کرے بلکہ آپ میں فنا ہوا اور ہمیشہ اس مقام کو اختیار کئے رکھنے کی کوشش کرتا رہے اس وقت تک وہ زندگی قائم ہے۔ وہ مقامِ قرب حاصل ہے۔ وہ دعائیں قبول ہیں جو یہ جماعت اپنے ربّ کے حضور پیش کر رہی ہے۔

غرض اس دعا کو جو جماعتِ مومنین کر رہی ہے

ہم اِس زاویۂ نگاہ سے بھی دیکھ سکتے ہیں

کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور دوسری طرف اس جماعت کو کہا کہ آپؐ پر درود بھیجو اور آپؐ کے لئے دعائیں کرو اور خود اعلان کیا کہ میری رحمتیں ہر آن اس میرے محبوب (صلعم) پر نازل ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف فرشتوں کو کہا کہ وہ لوگ جو محبت کی وجہ سے اور ایثار کے ساتھ اور اس مقدس اور پاک وجود کے مقام کو سمجھتے ہوئے اس میں گم ہو جائیں۔ اس کا رنگ اپنے پر چڑھا لیں۔ اس کے نور سے حصّہ لیں۔ اے فرشتو تم ان کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کیونکہ اب ان کا وجود آپؐ سے علیحدہ نہیں اور دراصل یہ حکم پہلے حکم کے اندر ہی تھا۔ کیونکہ جب فرشتوں کو یہ کہا گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور آپؐ کے لئے دعائیں کرو اور جب یہ لوگ آپؐ کے وجود ہی کا حصہ بن گئے تو اس حکم کے اندر ہی آ گئے جس کو نمایاں کر کے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسری جگہ بیان کر دیا ہے اور جس کے متعلق ایک آیت مَیں نے خطبہ کے شروع میں بھی پڑھی ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو کہا کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو

آپؐ کے لئے دعائیں کرو۔ جماعتِ مومنین کو کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور دعائیں کرو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اس جماعتِ مومنین کے لئے دعائیں کرو اور فرشتوں کو کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس جماعتِ مومنین کے لئے دعاؤں میں مشغول ہیں تو تم کیوں خاموش ہو۔ تم بھی اس جماعتِ مومنین کے لئے دعائیں کرو۔ غرض اُمّتِ مسلمہ ایک ایسا وجود ہے جو ایک شانِ محبوبیت اور شانِ عبودیت کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہوا اور اسنے ان نہروں اور راجباہوں اور نالیوں کا کام دیا جو دریا کے پانی کو اس دنیا میں مختلف کھیتوں میں لے جاتی ہیں۔ یہ لوگ اپنی اپنی استعداد کے مطابق تھوڑے یا بہت کھیت روحانی طور پر سیراب کرنے کا موجب بنے۔ پانی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ دریا تو وہی ہے

چشمۂ فیض تو وہی ہے

لیکن ہم عام محاورہ میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ فلاں مجدد یا خلیفہ کا پانی ہے

جس طرح ہم کہتے ہیں کہ یہ کھاور برانچ کا پانی ہے ہم یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ میں نے مثالیں دیدی ہیں۔ ایک مثال روحانی دیدی ہے اور ایک جسمانی دیدی ہے تا یہ بات سمجھ آجائے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں (اگر ایک ہی وقت میں دونوں مثالیں دی جائیں) کہ یہ روحانی پانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ روحانی پانی دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں صدی کے مجدد کا ہے یا خلفائے راشدین کا ہے اس لئے کہ ہر ایک شخص سمجھتا ہے کہ اگر اس کھال میں یا اس راجباہے میں یا اس نہر میں منبع سے پانی نہ آئے تو یہ خشک ہے اور اس میں کوئی روحانیت نہیں۔ اس کے اندر کوئی پانی نہیں اور چونکہ یہ چیز واضح اور بین ہے اسی لئے ہم کہہ دیتے ہیں کہ مثلاً ان کھیتوں کو کھاور برانچ کا پانی مل رہا ہے اب کھاور برانچ یا کسی اور برانچ کو پانی کہاں سے مل رہا ہے وہ یا تو دریائے جہلم کا پانی ہے یا دریائے چناب کا پانی ہے یا دریائے سندھ کا پانی ہے۔ کھاور برانچ میں پانی کہاں سے آیا تھا؟ اگر وہ دریا سے پانی نہ لیتی تو اس میں پانی نہ آتا اسی طرح ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ خلفاء راشدین کا پانی ہے خلفائے راشدین کے پاس پانی کہاں سے آیا۔ وہ ان کے پاس آ ہی نہیں سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پانی حاصل نہ کریں جو دنیا میں حیات روحانی کا باعث بنتا ہے لیکن چونکہ

یہ بات عام اور واضح ہے

اس لئے ہم اپنے محاورے میں کہہ دیتے ہیں کہ فلاں مجدد نے اتنا کام کیا اور اس قسم کی روحانی برکتیں اس کے ذریعہ سے جاری ہوئیں حالانکہ ہر ایک کو پتہ ہے کہ نہ اس نے اپنے طور پر کوئی کام کیا۔ نہ کوئی روحانی برکتیں اس کے ذریعہ سے جاری ہو سکتی تھیں جب تک کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زندگی حاصل نہ کرتا۔ وہ آپ کے نور سے نور نہ لیتا آپ کے فیوض اور برکات میں حصہ دار نہ بنتا اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے ایسا کرنے کی توفیق عطا کی اور اس کی دعاؤں کو اور اس کے مجاہدات کو اور اس کے اعمالِ صالحہ کو قبول کیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا ایک حصہ اسے بنا دیا جب میری اس انگلی میں خون چلتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ انگلی کا خون ہے ڈاکٹر ٹیسٹ لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں انگلی سے خون لیا یا کراچی میں مجھے ڈاکٹروں نے کہا کہ انگلی کے خون کی شکل اور ہوتی ہے۔ اس لئے جب شکر یا یورک ایسڈ کے لئے خون ٹیسٹ ہوگا تو ہم انگلی کی بجائے خون کی نالی میں سوئی چبھو کر خون کھینچیں گے اب دیکھیں اس شریان میں خون کہاں سے آیا یہ خون تو مرزا ناصر احمد کا ہے اس انگلی کا خون اپنا خون نہیں اگر یہ انگلی مرزا ناصر احمد کے وجود سے کاٹ دی جائے تو اس میں خون نہیں ہوگا اگر یہ شریان مرزا ناصر احمد کے وجود سے علیحدہ کر دی جائے تو اس شریان میں کوئی خون نہیں رہیگا۔ اسی طرح اگر ان لوگوں کا (جو اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے پھیلانے کا موجب بنتے ہیں) تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم نہ رہے تو پھر دیکھیں کوئی برکت کوئی فیض کوئی نور کوئی زندگی ان لوگوں میں باقی نہ رہے سب حیات، سب زندگی، سب انوار، سب برکات، سب رحمتیں، سب رأفتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہیں اور آپ ہی سے لے کر دوسرے لوگ انہیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں اور اس لئے پہنچاتے ہیں کہ وہ تمام ایک وجود بن گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کسی دوسرے زاویہ نگاہ سے بات نہیں کر رہا میں صرف دعا کو مدنظر رکھکر اسی زاویہ نگاہ سے بات کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے

دعائیں کرنے والی ایک عالمگیر اور ہمہ گیر برادری

کو قائم کیا ہے اور اسی جماعت کی دعائیں عام طور پر (جب خدا چاہے اور اپنا منشا ظاہر کرنا چاہے) وہ قبول کرتا ہے اور جماعت کے کسی فرد کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے کہ میں اتنا بلند اور ارفع اور متقی اور پرہیزگار ہوں اور یہ ہوں اور وہ ہوں۔ میری دعا قبول ہوتی ہے ہم اس سے کہیں گے کہ تم اس جماعت سے علیحدہ ہو جاؤ تو دیکھو تمہاری دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں اگر جماعت کے ساتھ مضبوط اتحاد قائم کر کے ہی دعا قبول ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ ساری دعائیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوتی ہیں کیونکہ جب کوئی آپ کی جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

آدھا مضمون میں نے بیان کر دیا ہے۔ قرآن کریم کی بعض اور آیتیں بھی میں نے شروع میں پڑھ دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور زندگی دی تو انشاء اللہ اگلے جمعہ میں اس مضمون کو ختم کروں گا دو دن ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیج اس مضمون کا میرے دماغ میں بویا تھا۔

میرا یہ تجربہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ جب اپنا فضل اور رحمت کرتا ہے تو کوئی نیا مضمون بیج کے طور پر میرے دماغ میں ڈال دیتا ہے۔

ایک دفعہ مجھے خواب میں بھی بتایا گیا تھا کہ جتنا زیادہ مجاہدہ اور کوشش تم کرو گے اتنے ہی زیادہ علوم قرآنی تمہیں سکھائے جائیں گے پس قرآن کریم کے علوم جو میں بیان کرتا ہوں وہ آنحضرت صلعم کے طفیل اللہ تعالیٰ ہی سکھاتا ہے وہ علوم اللہ تعالیٰ ایک بیج کی شکل میں میرے دماغ میں ڈالتا ہے پھر میرے مجاہدہ۔ کوشش اور سوچنے کے نتیجہ میں وہ ایک مدوّن شکل اختیار کر جاتا ہے اور یہ سب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہے اور یہی سچ ہے۔ فتبارك من علّم وتعلّم

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ میری صحت بالکل اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک لیکن چونکہ ابھی گرمی ہے اس لئے میں کبھی گرمی سے تکلیف محسوس کرتا ہوں کراچی جانے سے پہلے مجھے لُو لگ گئی تھی جس کو انگریزی میں ہیٹ سٹروک کہتے۔ اس بیماری کا لمبے عرصہ تک اثر رہتا ہے۔ میں اپنے کمرہ سے جو ٹھنڈا ہے زیادہ عرصہ باہر رہوں تو طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور یہ کیفیت بھی دور ہو جائے اللہ تعالیٰ فضل کرے تو اس کی برکتوں کو اپنے دامن میں لئے بارش ہو جائے اور ٹھنڈ ہو جائے۔

قرآن کریم کی فضیلت

قرآن مجید کا پُر تاثیر کلام

اہلِ مغرب کی نظر میں

۳- پروفیسر فلپ [illegible] اپنی کتاب "تاریخ العرب" میں لکھتا ہے:-

"اگرچہ قرآن مذہبی کتب میں سے سب سے آخری مگر سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ علاوہ عبادات میں اس کے استعمال کے یہ ایک کورس کی کتاب کا بھی کام دیتی ہے۔ جس سے عملی رنگ میں ہر مسلمان عربی پڑھنی سیکھتا ہے۔"

۴- جارج سیل مترجم قرآن لکھتا ہے:-

"قرآن قریش کی زبان میں جو کہ عربی زبان کی مختلف صورتوں میں سے عمدہ اور بہترین ہے جس سے بڑھ کر کوئی انسانی قلم نہیں لکھ سکتی۔ لکھا ہوا ہے۔ ... ... قرآن اپنے مستقل معجزہ ہونے پر مصر ہے ایسا معجزہ جو مُردوں کو زندہ کرنے سے بھی بڑا ہے اور یہ اپنے منجانب اللہ ہونے پہ لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہے۔"

مزید لکھتا ہے:-

"اس معجزۂ قرآنی کے مشن کی خاطر محمدؐ نے اپنے آپ کو پورے طور پر وقف کر دیا اور عرب کے عربی دانوں کو اعلانیہ چیلنج کیا اگر تمہیں اس کے الہامی ہونے میں شبہ ہے تو کم از کم ایک حصہ ہی اس جیسا بنا کر لے آؤ۔ میں اس جگہ صرف ایک واقعہ درج کرتا ہوں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بہترین عربی دانوں نے بھی اس کی خوبی کی تعریف کی۔ محمدؐ کے زمانہ میں سے ایک نہایت ہی قابل ذہین شخص لبید بن ربیعہ۔ جس کا قصیدہ کعبہ میں لٹکا ہوا تھا جب اس کے سامنے اس کی قبل از اسلام زندگی میں ایک آیت پیش کی گئی کہ اس کے ساتھ دوسری ملا دو۔ تو فوراً کہہ اٹھا۔ یہ انسانی کلام نہیں ہو سکتا۔"

(The Koran :- The preliminary Discourse)

۵- دگلیری اطالوی خاتون قرآن کے متعلق لکھتی ہے:-

"ہم نے اس کو عقلمندی کا ایک ایسا مجموعہ پایا ہے جس کو کہ نہایت ہی ذہین اشخاص بہت بڑے فلاسفر اور قابل سیاستدان اپنی زندگیوں میں ڈھال سکتے ہیں ... لیکن اس کے منجانب اللہ ہونے پہ ایک اور بھی ثبوت ہے اور وہ یہ کہ اس کے نزول کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام زمانوں میں اپنی اصلی حالت میں چلا آیا ہے ایک دفعہ نہیں بار بار یہ مسلمانوں کے ذریعہ پڑھا جاتا ہے اس کے پڑھنے سے اس پہ ایمان لانے والے شخص میں کوفت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ بار بار دہرانے کے نتیجہ میں ہر روز اس کی محبت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ پڑھنے والے یا سننے والے میں خوف اور عزت کے ملے جلے احساسات ابھارتا ہے۔ ... ... اسلام کی زبردست اشاعت اور ترقی نہ تو اسلحہ کی طاقت سے اور نہ ہی مشنریوں کے دباؤ سے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ مسلمانوں نے لوگوں کے سامنے اسے اس طور پہ پیش کیا کہ انہیں مکمل اختیار ہے چاہیں تو اسے قبول کریں یا رَدّ کر دیں۔"

(Apologie de l'Islamisme)

۶- ایک فرانسیسی سکالر ڈاکٹر MAURICE لکھتا ہے:-

"قرآن سائنسدانوں کے لئے سائنس کی اکیڈمی۔ عربی گرامر کے ماہرین کے لئے گرامر کی کتاب۔ شعراء کے لئے شاعری کا مجموعہ۔ نیز قانون کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دوسری کوئی کتاب اس کی ایک سورۃ کے برابر بھی نہیں سمجھی جا سکتی۔"

(بشیر احمد شمسی)

(باقی)

صلی اللہ علیہ وسلم
احادیث الرسول

اطاعت رسول - بدعات سے اجتناب

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:- وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ ص ۶۲۵/۲ ترمذی ص ۹۲/۲)

حضرت عرباضؓ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا اثر انگیز وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل ڈر گئے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو آخری وعظ لگتا ہے۔ آپ ہمیں کچھ وصیت کیجئے آپ نے فرمایا۔ میں تم کو اللہ تعالےٰ کے تقویٰ اور اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو مقرر ہو جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ بڑے بڑے اختلاف دیکھے گا۔ تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچتے رہنا۔ کیونکہ دین میں کوئی نئی بات گھڑنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ ص ۳۲۶/۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے ہمیں خطاب فرمایا تو آپ کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں۔ آواز بلند ہو گئی، جوش بڑھ گیا۔ گویا یوں لگتا کہ آپ کسی حملہ آور لشکر سے ہمیں ڈرا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ لشکر صبح تم پر حملہ کرنے والا ہے یا شام کو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا میں اور وہ گھڑی یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا کہ ایسے جیسے یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بہترین بات اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے اور بہترین طریق محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہر مومن کے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جو شخص کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے اہل و عیال کو ملے گا۔ اگر کوئی شخص قرض چھوڑ جائے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

"حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں اور تم سے کچھ نہ کہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم سے پہلے بہت سے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بہت سوال کرتے۔ لیکن جب ان کو جواب دیا جاتا تو ان کی خلاف ورزی کرتے پس جب خود میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔" (بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ص ۱۰۸۰/۲ و مسلم ص ۲/۲۸۶)

تاریخ سلسلہ کا ایک ورق

الواح الہدیٰ

نونہالانِ احمدیت سے دردانگیز خطاب

سنہ ۱۹۲۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جبکہ حضور دھرم سالہ میں مقیم تھے نوجوانانِ احمدیت کو نہایت قیمتی نصائح کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے ایک درد انگیز نظم لکھی جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے ٭ پر یہ ہے شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

اس نظم کی یہ خصوصیت تھی کہ حضور نے نہ صرف تقریباً ہر شعر کی وضاحت نثر میں بھی حاشیہ کے ذریعہ سے فرمائی بلکہ نظم لکھنے سے قبل اس کا پس منظر بھی اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ جس میں لکھا۔ "اے نوجوانانِ جماعت احمدیہ! ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے کسی قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے۔ اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔ گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس . . . آپ پر فرض ہے کہ آپ گوشِ ہوش سے ہماری باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپرد ہوتی ہے اس کے کا حقہٗ ادا کرنے کی توفیق ہمیں بھی اور آپ لوگوں کو بھی ملے۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے۔ جس میں حتی الوسع وہ تمام نصیحتیں جمع کر دی ہیں جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے . . . خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے اثر بڑے ہوتے ہیں۔ پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو تھوڑے ہی دنوں میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے۔ جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدمؑ اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اللّٰھم اٰمین"

بزرگانِ اسلام

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام احمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ کے باپ کا نام حنبل نہ تھا بلکہ دادا کا نام حنبل تھا نسب اس طرح چلتا ہے ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن بلال بن اسد بن ادریس آپ ربیع الاول ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ربیع الاول ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم امام ابو یوسف سے حاصل کی اور اس کے بعد ۱۹۹ھ میں یمن جاکر عبد الرزاق محدث سے علم حدیث پڑھا آپ کے سب سے بڑے استاد امام شافعیؒ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حدیث کی مشکلات حل کرنے کے لئے امام شافعیؒ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

آپ نے حدیث کا علم حاصل کرنے کے لئے شام، حجاز، یمن، کوفہ اور بصرہ کا سفر کیا اور بہت سی احادیث مسند امام احمد میں جمع کیں۔ جس کی چھ جلدیں ہیں۔ اور جس میں تیس اور چالیس ہزار کے درمیان احادیث ہیں۔

آپ تخریج مسائل میں اجتہاد اور رائے سے اجتناب کرتے تھے اور فقط قرآن اور حدیث سے استدلال کرنے میں مشہور تھے اجماع بھی صرف صحابہ کا مانتے تھے اس کے علاوہ دیگر علماء کے اجماع کے قائل نہ تھے۔

امام احمد امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سب سے بڑے تھے شروع شروع میں امام شافعی کے مقلد تھے لیکن بعد میں اپنا مذہب الگ اختیار کیا جو پانچ اصولوں پر مبنی ہے

(۱) آیات قرآنی اور احادیث سے استنباط

(۲) صحابہ کے فتاویٰ بشرطیکہ ان کے خلاف دوسرے اقوال نہ ہوں

(۳) بعض صحابہ کے اقوال بشرطیکہ قرآن و حدیث کے مطابق ہوں

(۴) مرسل اور ضعیف روایات سے بوقت ضرورت استدلال

(۵) اگر مندرجہ بالا ذرائع سے راہ نمائی حاصل نہ ہو تو بامر مجبوری قیاس اور اجتہاد کرنا ۔۔۔۔ آپ کے مذہب کے مشہور مقلد جنہوں نے علمی خدمات سرانجام دی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ابوبکر بن معانی عرف الخرم مصنف کتاب السنن فی الفقہ

(۲) ابو القاسم خرقی مصنف المختصر

(۳) موفق الدین ابن قدامہ مصنف کتاب المغنی

(۴) تقی الدین احمد بن تیمیہ۔ مصنف فتاویٰ ابن تیمیہ مجموعۃ الرسائل الکبریٰ۔ منہاج السنۃ۔ رسالہ معراج الاصول وغیرہ

(۵) ابو عبد اللہ بن بکر عرف ابن القیمؒ۔ مصنف الموقعین طرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ اور زاد المعاد وغیرہ

امام صاحب اپنے قول اور عقیدہ کے بہت پکے تھے۔ اس لئے جب خلیفہ مامون اور واثق باللہ نے آپ کو مجبور کیا۔ کہ آپ قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کریں۔ تو آپ نے صاف انکار کر دیا۔ چنانچہ آپ کو پابزنجیر قید کیا گیا اور کوڑے لگائے گئے

مذاہب اہل سنت میں سے حنبلی مذہب سب سے کم پھیلا اس مذہب کا رواج ابتداء میں بغداد میں ہوا۔ اس کے بعد چوتھی صدی ہجری میں عراق میں اور بالآخر چھٹی صدی ہجری میں مصر میں پھیلا۔*

* اس مذہب کی اشاعت میں سب سے زیادہ کام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیمؒ نے کیا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں
دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف احمد پراناڈ چنیوٹ

مرضِ اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا
مفید جوبِ اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مختلف امراض کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہوں جوب مفید اٹھرا کے استعمال سے ہزاروں بے اولاد گھرانے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے صاحبِ اولاد ہو چکے ہیں۔ فی شیشی ۵/- مکمل کورس ۱۵/-
ناصر دواخانہ گول بازار - لائل پور - پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸
گولبازار - ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہدایات برائے ترسیل رقوم

۱ - منی آرڈرز مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ارسال کئے جائیں۔ اور منی آرڈر کے کوپن پر ارسال کردہ رقم کی تفصیل ضرور لکھیں نیز کوپن پر اپنا نام و مکمل پتہ ضرور لکھیں ورنہ رقم کا اندراج غلط طور پر کسی اور مجلس کے کھاتہ میں ہو سکتا ہے۔ منی آرڈر ذاتی نام پر ارسال نہ کیا جائے۔

۲ - کیش سلپس۔ چیکس اور بنک ڈرافٹس بھی مہتمم مال ہی کے نام ارسال کئے جائیں۔

۳ - مرسلہ رقوم کی وصول کی اطلاع و رسید اگر ایک ایک ماہ تک نہ ملے تو مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں نیز منی آرڈر نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

۴ - رقوم کی ترسیل کے سلسلہ میں دفتر سے اختلاف کی صورت میں رسید نمبر (اگر آپ کو مل چکی ہو) اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ تاکہ سہولت ہو۔

۵ - شعبہ مال سے متعلق امور کے متعلق تحریر فرماتے ہوئے حتی الوسع علیحدہ کاغذ پر لکھا کریں۔ تاکہ تعمیل میں آسانی ہو۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ضروری اعلان

تبوک ۱۳۴۰ھش کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ اخاء ۱۳۴۰ھش تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

حب جدوار

جس کی تعریف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ ۱۲ تبوک ۱۳۴۰ھش میں فرمائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نسخہ کے مطابق نہایت احتیاط سے بنائی گئی ہے
ذیابیطس، کثرت بول کے لئے نہایت مفید گولیاں ہیں۔ جملہ اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور مفاد زہر ہیں۔
قیمت فی شیشی — تین روپے۔
تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

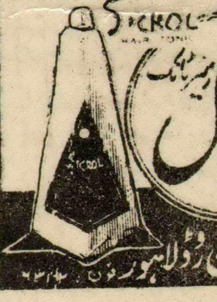

سیکرول ہیئر ٹانک
گرتے بالوں، بسکری اور قبل از وقت بالوں کے سفید ہونے کا تیر بہدف ہیئر ٹانک
اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں
پرائٹ انجنیئر جودھامل بلڈنگ تھرانٹن روڈ لاہور فون ۶۳۱۴۳

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا
ماہنامہ الفرقان ربوہ
تبلیغی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
مینیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ بیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/-
مینیجنگ ایڈیٹر

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ:- نصرت آرٹ پریس ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لالہ موسیٰ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ مینیجر

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودہا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۵	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۴۵	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۴۵
سرگودہا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۲-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودہا	۴-۱۵	۹-۳۰	۵-۴۵ شام														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔
محمد علی لطف
پروپرائیٹر

جائداد — کراچی اور سابقہ سندھ میں ہر قسم کی زرعی و سکنی زمین و جائیداد کی خرید و فروخت دیکھ بھال و انتظام۔ تعمیر کرایہ۔ رجسٹریشن وغیرہ و دیگر متعلقہ امور کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں۔ دیانت ٹریڈرز۔ یوسف چیمبرز۔ اسٹیشن روڈ حیدرآباد۔ فون ۵۲۷۰ کراچی برانچ فون نمبر ۷۰۷۰

سُرمہ خورشید

لاجواب اور عجوبۂ روزگار سُرمہ

یہ سُرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے۔ نظر تیز کرتا اور عینک اتارتا ہے۔ خارش، پانی، ڈھلکا، نکرے، موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی — ۵۰ پیسے

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے بہترین سرمہ۔ خارش، پانی بہنا، بائینی، ناخنہ، پھپل وغیرہ امراض کا بہترین علاج ہے۔ متعدد بڑی بوڑھ کالے سیاہ رنگ جوہر جو بچے بوڑھی عورتوں مرد سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

آپ کے گھر میں

تریاق کبیر

کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے تاکہ پیٹ درد، ہیضہ، متلی اور دستوں کا فوری علاج کیا جاسکے۔

قیمت فی شیشی:- ایک روپیہ صرف

شربت خانہ ساز

کھانسی، نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی تحریر شدہ، سب کے لئے یکساں مفید۔

قیمت فی شیشی:- سوا روپیہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیار کردہ: دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

نورِ صحت

ہو الشافی

کمزوری دور کرنے کے لئے سچی طاقت کا خاص اکسیر ہے ۴۸ گولی پندرہ روپے

بڑی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ساڑھے بارہ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

دنیا بھر میں بہترین رشید چولہے

جو مضبوطی، خوبصورتی، پائیدار، تیل کی بچت اور افزائش حرارت بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں

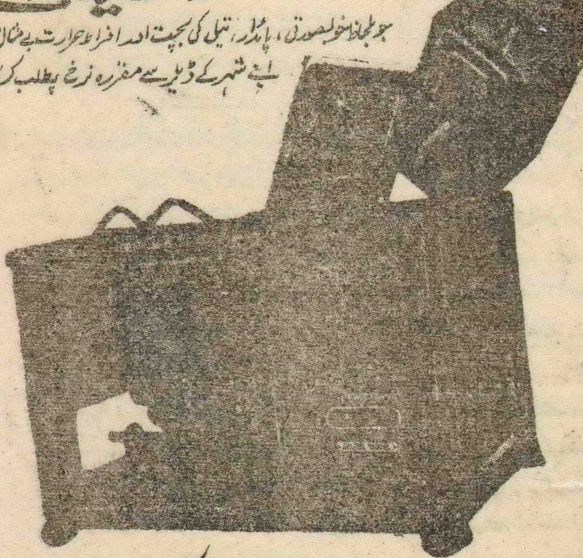

تیار کنندگان: رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

پیٹ کی تمام بیماریوں کا علاج

رجسٹرڈ

ہاضمون چورن

ملنے کا پتہ: دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

رہوڈ آئی لینڈ ریڈ اور لیگ ہارن کی جدید ترین نسل کے بٹھانے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔ ریٹ انڈے ۶ روپے درجن اور یک روزہ چوزے ۱۸ روپے درجن

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء کو محترم مولوی عبدالعزیز صاحب مغل لاہور نے میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الباسط فاروقی بنت عبدالغفور صاحب فاروقی مرحوم آف لاہور کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ڈاکٹر ریاض محسن صاحب بھٹی ابن چوہدری محمد شریف صاحب بھٹی آف منو کے ہمراہ پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(محمود احمد فاروقی بی اے ابن عبدالغفور صاحب فاروقی مرحوم 7/E داتا گنج کالونی شالامار ٹاؤن لاہور)

۲- مورخہ ۲۵ ستمبر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے میرے بیٹے عزیزم مرزا محمد اکبر کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم بیگم صاحبہ دختر برادرم مرزا سلطان بیگ صاحب آف

31 MEADOW. BANK.
GARDEN, CRANFORD
MIDDLESEX (ENGLAND)

بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد محمود میں پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(مرزا محمد صادق محلہ دارالبرکات۔ ربوہ)

ہو الشافی

خواجہ سلطان محمود صاحب مدینہ کالونی دالٹن ٹریننگ سکول۔ لاہور کینٹ پائلز کیور کے متعلق اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"خاکسار نے ہومیو سسٹم کے

پائلز کیور

کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے بواسیر کی تکلیف سے آرام ہوگیا۔ واقعی بہت زود اثر دوا ہے"

چار کیپسول کے مکمل کورس کی قیمت ۱۰/- روپے علاوہ خرچ ڈاک

کیسعد ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباس ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جارہا ہے:-

اوکاڑہ، ساہیوال، بہاول نگر، بہاولپور، خانپور، رحیم یار خان، سکھر، شکارپور، جیکب آباد، خیرپور میرس، نواب شاہ، حیدرآباد، بدین، تھرپارکر (سابق سندھ)

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت "الفضل" کے علاوہ لبوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ "الفضل" سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۲۔ تا ۲۹ تبوک ۱۳۴۷ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ گزشتہ ہفتہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت۔ سردرد، بےچینی، بے خوابی اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ تبوک کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں اس امر کو وضاحت سے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے امت مسلمہ کو وجود واحد کی حیثیت سے پیدا کیا ہے۔ جس کی روح خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نظام کے ماتحت ایک نئی زندگی عطا کی ہے اور انہیں اپنی رحمت خاص کا وارث بنایا ہے جو شخص اپنے آپ کو اس وجود سے منقطع کرتا ہے اور اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے اور اس کا اعلان کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ ہر قسم کی برکتوں سے محروم ہو گیا۔ خطبہ کے دوران حضور نے اس نظام پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی جس کے تحت امت مسلمہ وجود واحد کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کی وارث بنتی ہے۔ حضور نے واضح فرمایا کہ یہ نظام امت کی مغفرت کے لئے خدائی حکم کے ماتحت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں فرشتوں کی دعاؤں اور ایک دوسرے کے لئے افراد امت کی استغفار اور ان سب دعاؤں کی موثر تاثیر اور قبولیت پر مشتمل ہے۔ (مکمل متن اسد ملاحظہ فرمائیں)

۴۔ ۲۱ ماہ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت صدر جگہ پر رونق افروز ہو کر صدارت کے فرائض انجام دیے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج اور مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے علی الترتیب حسب ذیل موضوعات پر نہایت ٹھوس اور قیمتی مقالے پیش کئے۔

(۱) اقتصادی مشکلات کا حل اسلامی نقطہ نظر سے۔ (۲) انسان کے بنیادی حقوق اور ان کی ادائیگی (۳) خلفائے راشدین کے تجدیدی کارنامے۔

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو ایک مختصر خطاب سے نوازتے ہوئے انہیں قرآنی تعلیم پر غور و فکر سے کام لینے اور ہمیشہ ہی قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہوتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔

۵۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے مندرجہ ذیل الفاظ میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا ہے: "میں اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے اپنے خاص فضلوں اور انعاموں سے نوازا ہے شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اپنے ان تمام احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں۔ ان دعاؤں کے طفیل ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے وہ انعام عطا فرمایا ہے جس کا ذکر احباب پچھلے دنوں الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔

احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے یہ توفیق بھی ارزانی فرمائی ہے کہ میں اس انعام کی رقم کو ملک و قوم کے نوجوان سائنس دانوں کی مزید تعلیم و تربیت کے لئے وقف کر دوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس ارادہ میں برکت ڈالے اور ملک و قوم کے حق میں اس کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرے۔ نیز یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ قریب مستقبل میں اور اس کے بعد بھی مجھے اپنے غیر معمولی فضلوں اور انعاموں سے نوازے تاکہ آئندہ بھی مجھے قوم و ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق اس کے فضل سے حاصل ہو آمین"

۶۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مشنری انچارج گیمبیا مشن نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ گیمبیا کے ایک صوفی منش اور ذی علم دوست جناب ممتاز خان صاحب پچھلے دنوں بعمر ۵۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بغرض علاج اپنے شہر سے سولہ سترہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ گئے ہوئے تھے وہاں اچانک زیادہ بیمار ہو گئے اور چند گھنٹے کی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور وہیں تدفین عمل میں آئی اطلاع موصول ہونے پر مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں خاص مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۷۔ مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری میگوس نائیجیریا تین ماہ کی رخصت پر ۹ ستمبر کو پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ راستہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمرہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ کراچی میں ۱۱ ستمبر کو مکرم ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے کیپٹن سید محمد عبداللہ صاحب کا نکاح عزیزہ شمع اشرف صاحبہ بنت کیپٹن سید محمد اشرف شاہ صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپے مہر پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ نکاح جانبین کے لئے ہر طرح سے برکات کا موجب ہو۔ ۱۴ ستمبر کو (بروز ہفتہ) مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر امور کے علاوہ مکرم ڈاکٹر صاحب سے مغربی افریقہ میں مزید احمدیہ ڈسپنسریوں کے قیام کے سلسلہ میں بعض ضروری معلومات حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت نائیجیریا میں دو ڈسپنسریاں خدمت خلق میں مصروف ہیں عنقریب انشاء اللہ غانا میں بھی ڈسپنسری کھولی جا رہی ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

محترم مولوی ابوالفضل محمود صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی ابوالفضل محمود صاحب ۲۹ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار پونے چار بجے صبح بعمر قریباً ۶۰ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی نے دعا کرائی — مرحوم ۱۹۳۰ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے سالہا سال تک تبلیغ حق اور اشاعت لٹریچر کا فریضہ اپنے طور پر انہماک سے ادا کرتے رہے قیام پاکستان کے بعد کراچی میں رہائش اختیار کی کچھ عرصہ سے ذیابیطس بیمار چلے آ رہے تھے لہذا آخر میں اہل و عیال کے پاس ربوہ آ گئے تھے ۲۹ تبوک کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پائی۔ مرحوم نے چار بیٹیاں اور چھ بیٹے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں دو بیٹے ابوالنصر محمود اور ابوالبرکات محمود امریکہ میں ہیں — احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

ربوہ کے خدام متوجہ ہوں

شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام یکم اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق یکم اکتوبر ۶۸ء سے ایک ہفتہ کے لئے لکڑی کا کام سکھانے کی غرض سے ایک کلاس جاری کی جا رہی ہے جس میں فولڈنگ میز کرسیاں نیز دیگر اشیاء اور روزمرہ کی کارآمد اشیاء بنانی سکھائی جائیں گی خواہشمند خدام یکم اخاء کو پونے پانچ بجے ایوان محمود میں پہنچ جائیں۔ مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ